ترجمہ عطاء الرحمٰن ثاقب

تصوف اور خرقہ پوشی

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ

اونی اور کھردرا لباس پہننا عیسائی راہبوں کا شعار تھا۔ صوفیوں نے ان کی تقلید کرتے ہوئے اسے اپنا شعار بنا لیا۔ صوف یا "اونی خرقہ پوشی" کو مسلمانوں میں ناپسندیدہ اور مسیحی شعار سمجھا جاتا تھا۔ مشہور صوفی عبد الوھاب شعرانی اپنے طبقات میں لکھتا ہے:

"حضرت ابو العالیہ خرقہ پوشی کو مکروہ قرار دیتے تھے' آپ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو اب مسیحی راہبوں کے برعکس عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے" (۱)

ابن عبد ربہ "العقد الفرید" میں حضرت حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک صوفی پیشوا فرقد سبخی کو اونی لباس پہنے دیکھا تو فرمایا "دع عنک ھذہ النصرانیہ" اپنے اوپر سے یہ نصرانیت اتار دو (۲)"

ابن الجوزی لکھتے ہیں:

"حضرت حماد بن سلمہ بصرہ تشریف لائے تو انہوں نے فرقد سبخی کو اونی لباس پہنے ہوئے دیکھا۔ حضرت حماد فرمانے لگے: یہ نصرانی لباس اتار دو۔ آپ نے ہمیں دیکھا ہے کہ ہم ابراہیم نخعی کا انتظار کیا کرتے تھے۔

جب وہ گھر سے باہر تشریف لاتے تو انہوں نے خوب صورت معطر لباس زیب تن کیا ہوتا تھا" (۳)

مزید لکھتے ہیں:

" عبد الکریم ابو امیہ نامی ایک صوفی خرقہ پوشی کی حالت میں حضرت ابو العالیہ سے ملاقات کے لئے آیا' حضرت ابو العالیہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ مسیحی راہبوں کا لباس ہے 'مسلمان زیب و زینت والا لباس پہنتے ہیں" (۴)

اونی خرقہ مسیحی صوفیوں کا خاص شعار تھا' اس بات کا ثبوت شعرانی کی وضع کردہ اس روایت سے بھی ملتا ہے:

" حضرت سہل بن عبد اللہ تستری فرماتے ہیں: میری حضرت مسیح علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص سے ملاقات ہوئے' میں نے دیکھا وہ اونی خرقہ پہنے ہوئے ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں نے یہ لباس حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت کا پہن رکھا ہے' مجھے حیرت ہوئی کہ اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کے لباس پر بوسیدگی کے کوئی اثرات نہیں ہیں۔

وہ کہنے لگا: اے سہل! جسم کپڑوں کو بوسیدہ نہیں کرتے بلکہ گناہوں کی بدبو اور حرام غذا کپڑے کو میلا اور بوسیدہ کرتی ہے۔

میں نے پوچھا: یہ لباس پہنے کتنا عرصہ بیت چکا ہے؟

کہنے لگا: سات سو سال (۵)

سہروردی لکھتا ہے:

" حضرت عیسی علیہ السلام اون پہنتے ' درختوں کے پتے کھاتے اور جہاں رات ہو جاتی سو جاتے تھے "(٦)

کلا باذی نے بھی اس طرح کی روایت بیان کی ہے (٧)

اسی بنا پر مستشرقین نولڈکہ ' نیکلسن اور ماسینون نے کہا ہے کہ اسلامی تصوف میں خرقہ پوشی عیسائی رہبانیت سے ماخوذ ہے (٨)

نیکلسن نے مختلف Encyclopedias میں نشر ہونے والے اپنے مقالات میں اس امر کی وضاحت کی ہے ' وہ کہتا ہے :

" دور جاہلیت میں عرب دینی اعتبار سے زبوں حالی کا شکار تھے ' اس دور کے عرب دنیوی لذات و خواہشات میں اس قدر منہمک ہو چکے تھے کہ انہیں روحانی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں تھی ۔ ان حالات میں بعثت محمدی سے قبل مسیحیت نے بلاد عرب میں زہد کا بیج بویا ' مسیحی راہبوں اور تارکین دنیا کی طرف سے اس کی آبیاری کی جاتی رہی ۔

اور چونکہ عیسائی راہب عرب جاہلیت میں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ۔ چنانچہ بلاد عرب میں مسیحی تعلیمات عام ہو گئیں ۔ عرب باشندے مسیحی راہبوں کی طرف سے صحراء میں جلائے ہوئے چراغوں سے راہنمائی حاصل کرتے اور اپنے اشعار میں ان کی مدح سرائی کیا کرتے تھے ' ان راہبوں نے عربوں میں بت پرستی سے نفرت کے بیج بوئے جنہوں نے ان کی تعلیمات کو قبول کر کے بت پرستی ترک کی انہیں " حنفاء " کہا جاتا تھا ۔

یہ عیسائی راہب اونی کھردرا لباس پہنتے تھے ' انہوں نے اپنے اوپر بہت سی

حلال اشیاء کو حرام کر لیا تھا" (۹)

مزید لکھتا ہے:

" اون کا کھردرا لباس اسلام سے قبل مسیحی زہد کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ عربوں نے بھی مسیحیوں کی تقلید میں اس لباس کا استعمال شروع کر دیا ۔ جب اسلامی تاریخ کے شہنشاہی دور کا آغاز ہوا تو صوفیوں نے اس لباس کو اپنا شعار بنا لیا "صوفی" کا لفظ بھی اسی سی مشتق ہے۔

حضرت ابو سفیان ثوری متوفی سنہ ۱۶۱ ھ نے اونی خرقہ پوشی کو مکروہ سمجھا اور اسے بدعت قرار دیا ' اسی طرح دوسرے فقہاء و علماء نے بھی اسے مسیحیت کا شعار اور ریاء کی علامت قرار دے کر اس سے نفرت کی (۱۰)

نیکلسن ایک اور مستشرق نولڈکہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" صوفیائے اسلام پہلی دو صدیوں میں اون پہنتے تھے ' جب کہا جاتا " لبس فلان الصوف " فلاں نے اونی لباس پہنا تو اس سے مراد لیا جاتا " تزہد عن الدنیا " یعنی اس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر لی ۔ مگر جب زہد نے تصوف کی شکل اختیار کر لی تو " لبس فلان الصوف " سے مراد لیا جانے لگا " اصبح صوفیا " وہ صوفی ہو گیا۔

نولڈکہ لکھتا ہے:

" مسلمان صوفیوں نے خرقہ پوشی مسیحی راہبوں اور درویشوں سے اخذ کی ۔ یہی وجہ ہے کہ حماد بن ابی سلیمان نے فرقد سبخی کو اس حالت میں دیکھ کر کہا تھا کہ یہ مسیحی لباس اتار دو " (۱۱)

گولڈزیہر لکھتا ہے:

" مسلمان صوفیوں نے عیسائی راہبوں اور درویشوں کی تقلید کرتے ہوئے اون کا کھردرا لباس پہننا شروع کردیا" (۱۲)

ڈاکٹر قاسم غنی لکھتا ہے:

" اون کا کھردرا لباس پہننا مسیحی راہبوں کا شعار تھا' اسی سے "تصوف" کا لفظ مشتق ہوا ہے۔ آگے چل کر یہ خرقہ پوشی صوفیوں کا شعار بن گئی۔ "

اہل تصوف اپنے اشعار میں "دلق" کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ خرقہ ہے جو صوفیاء اپنے لباس کے اوپر زیب تن کرتے ہیں۔ وہ اون کا بنا ہوتا ہے۔ وہ خرقہ یا تو ایک ہی رنگ کا ہوتا ہے یا مختلف رنگوں اور مختلف کپڑوں کا۔ اس کے مختلف نام ہیں "الدلق المرقع" اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے مختلف ٹکڑوں سے تیار کیا گیا ہو' "الدلق الملمع" اس خرقہ کو کہتے ہیں جس کے مختلف رنگ ہوں۔ عیسائی راہب آغاز میں سفید رنگ کا خرقہ پہنتے تھے مگر بعد میں انہوں سیاہ رنگ کا استعمال شروع کردیا تھا۔ عیسائی راہبوں کا ایک طبقہ "سوگواران" سے موسوم تھا۔ فردوسی نے اپنے شاہنامے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فردوسی کہتا ہے:

" وہ عیسائیوں کے پوپ اور ان کے پادری تھے۔ تیسری صدی عیسوی کے بعد وہ ایران میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ وہ اون کا کھردرا لباس پہنتے تاکہ اظہار تقشف کر سکیں۔ اسی سے صوفی اور پشمینہ پوش کی اصطلاح ایجاد ہوئی جس کا اطلاق عیسائی راہبوں اور راہبات پر کیا جانے لگا" (۱۳)

اس عبارت کے تحت ایک دلچسپ حاشیہ بھی ملاحظہ فرمائیں جو مترجم نے ڈاکٹر قاسم غنی کی اس کتاب کے عربی ترجمے میں ذکر کیا ہے:

" یاقوت " اپنی کتاب " معجم البلدان " میں " دیرالعذاری " یعنی کنواری

دوشیزاؤں کی خانقاہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے: یہ خانقاہ عراق کے شہر سر من رای میں ابھی تک موجود ہے۔ یہاں عیسائی راہب ...ئی رہتے ہیں۔ جاحظ نے "کتاب المعلمین" میں ابن فرج ثعلبی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے چند ڈاکوؤں نے اس خانقاہ کے قریب سے گزرنے والے ایک قافلے کو لوٹنے کا منصوبہ بنایا وہ اس خانقاہ کے قریب چھپ کر بیٹھ گئے۔ کسی نے ان کی مخبری کردی۔ حاکم وقت نے ان کے تعاقب میں اپنے کارندے روانہ کر دئے۔ انہیں جب پتہ چلا کہ بادشاہ کا لشکر ان کی تلاش میں ہے تو وہ کنواری دوشیزاؤں کی اس خانقاہ میں چھپ گئے۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ بادشاہ کے کارندے انہیں ڈھونڈھنے میں ناکامی کے بعد واپس چلے گئے ہیں تو ان ڈاکوؤں میں سے کسی نے تجویز دی کہ کیوں نہ آج یہ رات خانقاہ کی ان دوشیزاؤں کے ساتھ بسر کی جائے۔

چنانچہ انہوں نے خانقاہ کے محافظ کو رسیوں سے باندھا اور راہبات کو لے کر الگ ہو گئے۔ انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ان میں سے ایک بھی کنواری نہیں ...بلکہ خانقاہ کا محافظ پہلے سے ہی ان راہبات سے فارغ ہو چکا تھا۔ اس موقعہ پر ان میں سے کسی نے برجستہ کہا:

و دیر العذاری فضوح لهن
وعند القسوس حدیث عجیب
خلونا بعشرین صوفیه
نیک الرواهب امر عجیب

ترجمہ "کنواری راہبات کی خانقاہ سراسر ان کی رسوائی ہے ۔ اس سلسلے میں خانقاہوں کے محافظوں کا رویہ بھی حیرتناک ہے ۔ ہم نے بیں صوفی کنواریوں کے ساتھ خلوت کی تو ہمیں تعجب ہوا کہ ان "کنواری راہبات" کے ساتھ پہلے ہی مباشرت کی جا چکی ہے ۔

ان اشعار میں عیسائی راہبات کے لئے "صوفیہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے ۔ اس لفظ کا استعمال مسیحی راہبوں اور راہبات کے لئے استعمال کیا جاتا تھا (۱۴)

علماء و فقہائے امت نے ہمیشہ خرقہ پوشی کی مخالفت کی کیونکہ یہ مسیحی شعار اور عیسائی رہبانیت کی علامت ہے ۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

" حضرت ابن سیرین نے اونی خرقہ پوشی کرنے والوں کو ہدف تنقید بناتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ اس لئے اون کا کھردرا لباس پہنتے ہیں کہ ان کے زعم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون پہنا کرتے تھے اور یہ ان کی اتباع کرتے ہیں ۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اسوۂ اور نمونہ ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور زندگی ۔ اور رسول اکرمؐ روئی کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے" (۱۵)

امام ابن جوزی فرماتے ہیں:

" سلیمان بن ابی سلیمان نے احمد بن ابی الجہ ری سے سوال کیا کہ یہ صوفی حضرات خرقہ پوشی کیوں کرتے ہیں؟

احمد بن ابی الجواو کہتے ہیں : میں نے کہا : اظہار تواضع و انکساری کے لئے ابن ابی سلیمان نے جوابا فرمایا : ان لوگوں کے دلوں میں تکبر اور بڑائی کا

احساس پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جب یہ اون کا لباس پہنتے ہیں۔"

سفیان ثوری نے ایک آدمی کو اون کا لباس پہنے دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ لباس بدعت ہے کیونکہ یہ مسیحی راہبوں کا مذہبی شعار ہے۔

حسن بن ربیع کہتے ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک نے ایک شخص کو اون کا لباس پہنے دیکھا تو اظہار نفرت کیا اور فرمایا "اکرہ ھذا اکرہ ھذا" مجھے یہ لباس بہت مکروہ لگتا ہے۔

بشر بن حارث سے اون پہننے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کے چہرے پہ ناگواری کے اثرات نمودار ہوئے۔ کہنے لگے: میرے نزدیک اون کا لباس ریشمی لباس سے بھی زیادہ مکروہ ہے۔

نضر بن شمیل کہتے ہیں: میں نے ایک صوفی سے پوچھا: تم اون کا بنا ہوا یہ جبہ فروخت کرو گے؟

کہنے لگا: "اذا باع الصیاد شبکتہ بای شی یصطاد" یعنی جب کوئی شکاری اپنا جال فروخت کرے تو وہ کس چیز سے شکار پکڑے گا"

حواشی

۱ طبقات الشعرانی ۱ر ۳۵

۲ العقد الفرید از ابن عبد ربہ ۳ر ۳۷۸ مطبوعہ قاہرہ

۳ تلبیس ابلیس از ابن الجوزی متوفی ۵۹۶ھ ر ۲۱۹ مطبوعہ قاہرہ

۴ ایضاً ر ۲۱۹۔ ۲۲۰

۵ الطبقات الکبری از شعرانی ۱ر ۷۸

۶ عوارف المعارف از سہروردی ر ۵۹ باب فی ذکر تسمیتھم بھذا الاسم' مطبوعہ دار الکتاب العربی

۷ التعرف لمذھب اھل التصوف از ابوبکر محمد کلا بازی ر ۳۱

۸ دراسات فی التصوف الاسلامی و تاریخہ از نیکلسن ۔ ترجمہ ابو العلاء عفیفی ر ۴۲ ۔ ۴۳

۹ ایضا ر ۴۸

۱۰ ایضا ر ۶۷ ۔ ۶۸

۱۱ ایضا

۱۲ المجلہ الاسیویہ الملکیہ ر ۱۸۹۱ ر ۱۵۳ منقول از " نشاہ الفلسفہ الصوفیہ از ڈاکٹر عرفان عبد الحمید ر ۱۱۱ مطبوعہ بیروت ۱۹۷۴

۱۳ تاریخ التصوف فی الاسلام از ڈاکٹر قاسم غنی ۔ عربی ترجمہ صادق نشات ر ۱۰۲ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۷۰ء

۱۴ ایضا حاشیہ نمبر ۲ ر ۱۰۲

۱۵ الصوفیہ والفقراء از شیخ الاسلام ابن تیمیہ ر ۷ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۸۴

۱۶ تلبیس ابلیس از ابن الجوزی ۲۲۱ ۔ ۲۲۲